تحریر : ڈاکٹر سید مبین اختر

کالم : ذہن کی دنیا

غصہ اور بے ہوشی

(سچی کہانی فرضی نام کے ساتھ)

"ہم لوگ اپنے والد کا غصہ تو برداشت کر ہی رہے تھے کہ گذشتہ 6 ماہ سے ان کو بے ہوشی کے دورے بھی زیادہ پڑنے لگے۔ انہیں کسی چیز کے ٹوٹنے پر بہت پریشانی ہوتی ہے۔ ان کے دل میں عجیب طرح کا خوف بیٹھ گیا ہے۔ 10 سے 15 منٹ تک بے ہوش رہتے ہیں۔ اس کے بعد خود ہی ہوش آجاتا ہے۔ لیکن ہم لوگوں کے لیے ان کی یہ حالت بہت فکر مندی کا سبب ہے۔ اس کے علاوہ یہ باتیں بہت زیادہ کرتے ہیں۔ اکثر اوقات رات کو دیر تک جاگتے ہیں۔ نیند کم آتی ہے، صبح اُٹھ کر بھی کسی نہ کسی بات پر بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ بیماری کی کیفیت نہیں ہے بلکہ ان کا غصہ اور زیادہ بولنا بالکل ٹھیک ہے۔ اسلم اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہسپتال آئے تھے۔ یہ کیفیت ان کی بیٹی نے بیان کی۔ یہ ذیابطیس کے مریض بھی تھے۔ اگر غصہ بہت بڑھا ہوا ہو کہ ذرا سی بات پر انسان بھڑک اٹھے اور اپنے مخاطب کو غلط سمجھتے ہوئے چراغ پا ہو جائے۔ اس قسم کے رویئے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ بڑھا ہوا غصہ، جارحیت، تشدد یہ سب شدید نفسیاتی امراض کی علامات ہیں، جتنی جلد ہو سکے اس کیفیت کے شکار مریض کو نفسیاتی ہسپتال لانا چاہیے۔

اسلم نے بتایا کہ کبھی کبھی انہیں بہت گھبراہٹ ہوتی ہے، اس دوران دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بے چینی بھی رہتی ہے۔ بعض اوقات رونا آتا ہے۔ اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ تھکن اس قدر ہوتی کہ پہلے کی طرح چلنا پھرنا مشکل ہوتا ہے۔

اسلم کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ انہیں گذشتہ 12 سال سے دورے پڑنے کی شکایت ہے۔ اس میں انہیں بے ہوشی ہوتی ہے۔ جسم میں اکڑاؤ ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ جھٹکے بھی لگتے ہیں۔

علاج کی غرض سے ان کی ابتدائی زندگی کے بارے میں بھی معلومات حاصل کی گئیں۔ یہ اپنی ماں کے بہت فرمانبردار تھے۔ اُن کی کوئی بات کبھی نہیں ٹالی۔ ہمیشہ ہر بات مانی ہے۔ شادی بھی ماں کی مرضی سے کی۔ بیوی بھی قسمت سے اچھی ملی اور انہوں نے ہمیشہ شوہر کا ساتھ دیا۔ مریض اپنے بچوں کے ساتھ بھی اچھی طرح رہتے تھے۔ خاندان والوں سے بھی ملنا جلنا تھا۔ سب سے اچھی طرح پیش آتے۔ لیکن گذشتہ 6 یا 7 ماہ سے ان کے رویئے میں کچھ ایسی تبدیلیاں آئیں جس کے سبب اہلِ خانہ کافی پریشان ہوئے۔ خاندان میں کسی کی موت ہو جاتی تو اس وقت ان کی کوشش ہوتی کہ یہ بھی شرکت کریں لیکن اس طرح کے موقع پر انہیں اکثر اوقات دورہ پڑ جاتا ہے اس لیے ان کے گھر والے کوشش کرتے کہ یہ نہ جائیں۔

اسلم کا علاج بیرونی مریض کی حیثیت سے ہوا اور وہ بھی بہت رعایت کے ساتھ۔ اس بیماری میں معالج کی تجویز کردہ ادویات کو باقاعدگی کی جسمانی بیماریوں کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ ادویات کے ساتھ ان مریضوں کو مشوروں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم علاج کرتے ہوئے نفسیاتی عوامل کے بارے میں بھی جاننا ضروری سمجھتے ہیں۔

دوروں کا مرض اکثر بچوں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاج کیلئے بہت ہی کارگر ادویات موجود ہیں مگر پھر بھی کئی کئی سال مریض علاج سے محروم رہتے ہیں کیونکہ اس مرض کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں موجود ہیں۔ کچھ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی اوپری اثر ہے۔ کئی ڈاکٹر بھی ہسٹریا کا نام دے کر علاج سے غفلت برتتے ہیں۔ پھر ادویات بھی دورے بند ہونے کے بعد کم از کم دو سال تک جاری رہنی چاہئیں اور پھر رفتہ رفتہ بند کرنی چاہئیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ اس مرض کی وجہ سے بچوں اور نوجوانوں کی پڑھائی بند نہیں کرنی چاہئے، نہ ہی ان کی کام یا کاروبار کی تربیت ورنہ مرض سے زیادہ ان کی زندگی میں نقصان ہو جائیگا۔

اپنے مسائل اور ذہنی امراض کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں:

کراچی نفسیاتی ہسپتال، ناظم آباد نمبر 3، کراچی